ضبط و ترتیب : محمد عارف حکیم *

اسامہ بن لادن اور افغانستان پر پابندیاں

(سفیر افغانستان مولانا عبدالسلام ضعیف کا خطاب)

20-19-18 جولائی 2001ء کو جمعیت طلبأ اسلام کے زیر اہتمام ایبٹ آباد دھمتوڑ میں سہ روزہ تربیتی کنونشن منعقد ہوا جسمیں ملک بھر سے مدارس دینیہ کالجز اور یونیورسٹیوں کے طلبأ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر ملک بھر سے علمأ سیاستدان اور دانشور حضرات نے بھی شرکت کی۔ اس موقع پر امارت اسلامیہ افغانستان کے سفیر مولانا عبدالسلام ضعیف نے بھی خصوصی طور پر نہ صرف شرکت کی بلکہ طلبأ سے مفصل خطاب بھی فرمایا۔ جس میں عظیم مجاہد رہنما اسامہ بن لادن اور امریکی پالیسی اسی طرح اقوام متحدہ کی طرف سے پابندیوں کے متعلق کافی مفید اور معلومات افزا باتیں کیں جو کہ ٹیپ ریکارڈ کی مدد سے نذر قارئین ہیں۔ ...... (ادارہ)

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لانبي بعده امابعد۔

میں حمد و صلوٰۃ کے بعد علمأ کرام اور معزز اساتذہ اور ان آنے والے مہمانوں کو جو بہت دور دور اور مختلف شہروں اور قصبوں سے یہاں آئے ہیں اور اسی طرح جو طلبہ کرام یہاں تشریف لائے ہیں ان سب کو سلام پیش کرتا ہوں کہ آج مجھے بڑی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ میں ایک ایسی محفل میں شریک ہوں جس میں آقائے دو جہان ﷺ کے پاکیزہ دین کے احیاء کی سوچ و فکر اور اس کی بقأ کے لئے آپ سب اکٹھے ہوئے ہیں اور اس سلسلے میں مجھ ناچیز کو بھی مدعو کیا گیا ہے یہ میں اپنے لئے سعادت سمجھتا ہوں کہ آج میں ان نوجوانوں کے درمیان کھڑا ہوں جو اس پاکیزہ اور مطہر فکر کو عام کرنے کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں مجھے آج دو صرف موضوعات پر بات کرنی ہے۔

ایک پہلو پر تو استاد محترم شیخ الحدیث ' استاد العلمأ و المجاہدین ' حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب بھی طالبان کے اغراض و مقاصد پر مفصل خطاب آپ حضرات کے سامنے فرما چکے ہیں۔ لیکن بعض باتیں

---

* شريك شعبه تخصص فى الفقه الاسلامى و الافتاء دار العلوم حقانيه

میں بھی آپ کے سامنے عرض کروں گا۔ کیونکہ مجھے بھی افغانستان کی موجودہ صورتحال کی وضاحت کا کہا گیا ہے میں انشاء اللہ اسکے بارے میں بھی آپ سے گفتگو کروں گا۔

میں افغانستان کی طالبان تحریک کے اغراض و مقاصد کے بارے میں صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے جو شہیدوں کی قربانی دی تھی وہ صرف اس لئے دی تھی کہ یہاں اسلامی نظام نافذ ہو اور ہمارا ہر شعبہ حضرت محمد ﷺ کی پاکیزہ سنتوں سے معمور ہو۔ ہماری یہ خواہش تھی کہ ہماری عدالتوں میں بھی اسلام ہو' ہمارا لباس کردار اور گفتار بھی اسلام کے قوانین کے مطابق ہو۔ ہماری عدلیہ انتظامیہ اور حکومت کی ہر چیز میں اسلام کے ایسے واضح فرامین پر عمل ہو جس کے لئے ہم نے قربانیاں دی ہیں۔ اور یہ تمام قربانیاں افغانستان میں نفاذ اسلام کے لئے دی گئی تھیں۔

میری گفتگو کا دوسرا موضوع جو ہے اس میں آپ کے لئے خوشی بھی ہے اور فرحت کا سبب بھی وہ یہ ہے کہ افغانستان میں اس وقت مکمل اسلامی نظام نافذ ہے اور پھر اللہ کے فضل و کرم سے وہاں لوگ اسلامی نظام سے فائدہ بھی اٹھا رہے ہیں اور اس سے مستفید بھی ہو رہے ہیں اور وہ بڑے پرامن رہ رہے ہیں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ وہ لوگ جن کی ذہنیت یہ بنائی گئی تھی کہ اسلام میں انتشار پیدا کرو مسلمانوں کو پریشان کرو اور ان کے ذہنوں میں طاغوتی طاقتوں نے اسلام کے خلاف کفریہ نظام کی حقیقت بنا رکھی تھی وہ اب زیادہ پریشان ہیں اور ان کی پریشانی انفرادی نہیں بلکہ وہ طاقتیں بھی پریشان ہیں جنہوں نے ان کی تربیت کی تھی اور اس پریشانی کی بنیاد پر وہ جو منصوبے بناتے ہیں ان کا نشانہ صرف افغانستان ہی نہیں ہے بلکہ اس کے آس پاس کے پڑوسی ممالک پر بھی دباؤ ڈال رہے ہیں اس دباؤ کی وجہ یہ ہے کہ اگر یہ نظام رائج ہوا اور آگے چلا تو ہمارے کفریہ نظام کا کیا بنے گا؟

اس بنیاد پر وہ اپنے اغراض و مقاصد کو کامیاب بنانے کیلئے اور اس کو آگے پھیلانے کیلئے یہ سوچنے پر مجبور ہو چکے ہیں کہ افغانستان میں جو اسلامی نظام نافذ ہے اس کو کس طرح رد کا جائے؟ اس کے لئے صرف افغانستان میں نہیں بلکہ اس کے پڑوسی ممالک پر بھی دباؤ ڈالا جا رہا ہے کہ وہ آگے بڑھ کر اس نظام کو روکیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ وہ اسلامی نظام کو ختم کرنے کیلئے "اسلامی حقوق" کی آواز لگا رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ جو حقوق کے کھوکھلے نعرے لگا رہے ہیں انہوں نے لوگوں کو اسلام سے دور کرنے کیلئے کیا عجیب ترتیب اختیار کی ہے کہ افغانستان پر اقتصادی پابندی لگا کر وہاں کے لوگوں کو بھوک اور افلاس پر مجبور کریں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ یہ لوگ بھوک کی بنیاد پر ہمارے قریب آئیں۔ اور ہم ان کی کچھ مدد کریں اور اس بھیس میں وہ اسلام اور طالبان کا قلع قمع کریں۔ لیکن افغانستان کے عوام اس بات کو جان چکے ہیں کہ ہمارا تحفظ اب صرف شریعت اور اسلامی نظام ہی میں ہے۔ اور ہمارا صحیح تحفظ قرآن میں ہے اس لئے انہوں نے ان تمام پابندیوں کو قبول کر لیا ہے۔ لیکن وہ قرآن اور

اصولوں سے روگردانی کیلئے قطعاً تیار نہیں ہیں۔

امریکی پابندیوں کی اصل تین وجوہات ہیں :

(۱) ایک تو ہمیں ورثہ میں ملنے والے عظیم مجاہد مہمان اسامہ بن لادن کہ آپ کو ان لوگوں نے ایک دہشت گرد کے نام سے دنیا میں متعارف کرایا ہے اور ہمیں کہا گیا کہ یہ دہشت گرد ہے اور دنیا میں دہشت گردی کرتا پھر رہا ہے۔ یا تو اسے ہمارے حوالے کرو یا پھر افغانستان سے نکال دو۔

(۲) دوسرا ہمیں یہ کہا گیا کہ افغانستان میں منشیات کاشت ہوتی ہے اور پھر پوری دنیا میں اس کی سپلائی اور خرید و فروخت ہوتی ہے۔

(۳) اور تیسرا یہ ہے کہ طالبان صلح میں پہل نہیں کرتے۔ ان تینوں بنیادوں پر یہ ظالمانہ پابندیاں ہم پر لگائی گئی ہیں لیکن میں ان تینوں کی مختصر تفصیل آپ کو بتاؤں گا۔

ا۔ اسامہ صرف طالبان کے دور میں افغانستان نہیں آئے تھے بلکہ روس کو شکست دینے اور جہاد افغانستان میں ان کا بڑا ہاتھ ہے۔ اسامہ بن لادن ہمارے ساتھ اسلامی تحریک میں اس وقت ملے جس وقت جلال آباد فتح ہو گیا۔ اس وقت ان کو اس تحریک کے اغراض و مقاصد کا علم ہوا۔ تو پورے شرح صدر کے بعد ہمارے ساتھ ملے۔ میں آپ کو بتلانا چاہتا ہوں کہ اسامہ بن لادن نے افغانستان کے غیور عوام کی پاسبانی اور جہاد افغانستان میں اہم کردار ادا کیا ہے یہ ہماری غیرت ایمانی کا تقاضا ہے کہ اس کا تحفظ اور پاسبانی کر رہے ہیں ہم کیسے ان کو کفار کے حوالے کر دیں۔ لیکن صرف اس لئے کہ ہم دنیا والوں کو یہ بتا دینا چاہیں کہ ہم دہشت گردوں کو پناہ نہیں دیتے۔ ہم مجرم کو پناہ نہیں دیتے ہیں بلکہ ہم یہ پناہ قرآن اور حدیث کے بتلائے ہوئے اصولوں کے مطابق دے رہے ہیں۔ ہم تم پر یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر اسامہ مجرم ہے تو حل کا طریقہ ہم تم کو بتلاتے ہیں کہ الحمدللہ افغانستان میں مکمل شریعت محمدی ﷺ نافذ ہے' عدالت کا نظام موجود ہے۔ قرآنی علوم کے تحت وہاں فیصلے ہوتے ہیں اور آسمانی قانون وہاں نافذ ہے اسامہ کے بارے میں جو کچھ بھی تمہارے پاس شواہد موجود ہیں آؤ اس عدالت میں پیش ہو کر ان کو مجرم ثابت کرو افغانستان کی حکومت اور اسامہ اس کو ماننے کیلئے بالکل تیار ہیں۔ اگر تم اس تجویز کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہے تو ہم دوسرا حل بتلاتے ہیں کہ جہاں کا اسامہ اصلی باشندہ ہے یعنی سعودی عرب' وہاں کے علماً اور افغانستان کے علماً اور تیسرے کسی بھی ملک کے علماً کا انتخاب خود کر لو ان تینوں ممالک کا علماً کا مشترکہ بورڈ بنالو وہ ان مسائل کا حل نکالے۔ ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔ لیکن اگر یہ دونوں باتیں آپ کو قابل قبول نہیں ہیں تو ہم بھی اپنے معزز مہمان کی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتے اور نہ ہی اس کو تمہارے حوالے کر سکتے ہیں۔

اسامہ کو امریکہ کے حوالہ کر دینا اسلامی غیرت اور افغان روایت کے خلاف ہوگا :

بالفرض اگر ہم اسامہ کو امریکہ کے حوالے کر دیں تو لوگ کیا کہیں گے کہ کیا شریعت میں عدل موجود نہیں ؟ اور یہ ہمارے مقاصد سے اعراض کے مترادف ہوگا۔ اگر امریکہ یہ سمجھتا ہے کہ شریعت میں انصاف موجود نہیں وہ نظام جس کو اللہ نے نافذ کیا اس میں کوئی عدل نہیں اور جو نظام ذہنی اختراع سے بنا ہوا ہے اس میں انصاف موجود ہے تو یہ اس کی غلط اور کافرانہ سوچ ہے۔ اور دوسری خرابی یہ ہے کہ اگر ہم اسامہ کو امریکہ کے حوالے کر دیں گے تو قرآن جو حاکم ہے محکوم بن جائے گا۔ اور ان کے ذہنوں کا خود ساختہ نظام حاکم بن جائے گا ۔اور تیسری خرابی پیدا ہوگی کہ جو ہم نے کروڑوں شہداً کی قربانی دی تھی وہ رائیگاں چلی جائے گی اور لوگ یہ کہیں گے کہ مسلمانوں کو اسلام سے کوئی محبت نہیں بلکہ اپنے مفادات سے وابستگیاں ہیں۔ اور اگر ہم اسامہ کو امریکہ کے حوالے کر بھی دیں تو اس سے ہمارے لئے بڑے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں اور وہ کبھی بھی خوش نہیں ہوگا۔ کیونکہ اسے اسامہ یا طالبان سے دشمنی نہیں ہے بلکہ وہ اسلام اور شریعت کا دشمن ہے۔

ان وجوہات کی بنا پر جو پابندیاں امریکہ ہم پر لگا رہا ہے ہم ان کو برداشت کر لیں گے ۔ جان کی قربانی پیش کر دیں گے خون کی قربانی کی ضرورت آئے گی تو پیش کر دیں گے لیکن اپنے مہمان کو ان کے حوالے نہیں کریں گے۔

اس کے علاوہ ایک تیسری صورت صلح کی یہ بھی ہم نے امریکہ کو بتلائی کہ جب تم کو ہمارے اسلام پر اعتماد نہیں تو ہم کو بھی تمہارے خود ساختہ نظام پر اعتماد نہیں۔ تیسرا صورت یہ ہے کہ ہم اس سے رابطے اور تمام کے تمام آلات حرب لے لیں اور وہ صرف بحیثیت ایک فرد افغانستان میں رہے گا اس بات کیلئے تم تیار ہو جاؤ۔

لیکن ہماری محبت اور الفت کی زبان کو امریکی نہیں سمجھتے اور انہوں نے ہماری کوئی تجویز بھی قبول نہیں کی اور وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم ہیں کہ بس اسامہ کو ہمارے حوالے کر دو جو کہ ناممکن ہے۔

پابندیوں کی وجہ ثانیہ :

دوسری بات جس کی بنیاد پر ہمیں ان ظالمانہ پابندیوں کا نشانہ بنایا جا رہا ہے وہ نشہ آور چیزوں کی کاشت ہے تو اس کے بارے میں انہوں نے ہم سے کہا کہ تم لوگ افغانستان میں پوست کی کاشت کر رہے ہو اس سے ہیروئن بنا کر دوسرے ممالک سمگلنگ کرتے ہو یہ تباہ کن مواد ہے تو ہم نے جب اس بارے میں سوچا کہ ہمارے آس پاس کے پڑوسی ممالک جو مسلمانوں کے ملک ہیں وہ بھی اس سے متاثر ہو رہے ہیں اور ہمارے ملک کے اندر عوام بھی اس سے متاثر ہو رہے ہیں تو ہم نے اپنے سامنے یہ بات رکھی کہ جس نظام کو ہم لے کر آنا چاہتے ہیں وہ ایک ایسا نظام ہے جس میں کسی اور کو تکلیف دینے کی اجازت نہیں۔ تو ہم نے ان پر مکمل پابندی لگائی اور افیون کی

کاشت جو ستر سال سے وہاں جاری تھی وہ ہم نے بالکل ختم کر دی۔ آج اس بات پر اقوام متحدہ اور امریکہ سمیت تمام کفریہ طاقتیں گواہ ہیں۔

آخری بات :

اور آخری بات میں آپکے سامنے یہ عرض کروں گا کہ چونکہ مجھ سے پہلے میرے استاد محترم نے اس کے بارے میں تفصیلی بات کی ہے تو میں مختصر اور طائرانہ نظر اس پر ڈالتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہمیں کہا جاتا ہے کہ طالبان صلح نہیں کرتے عجیب بات تو یہ ہے کہ ہم جس نظام کے قائل ہیں اس میں تو صلح ہی صلح ہے۔ میں تھوڑا سا آپ کو لئے چلتا ہوں پہلے والے حالات کی طرف کہ روس کے خلاف جب افغانستان میں جہاد شروع ہو گیا تھا تو اس میں باہر کے لوگوں نے مختلف اغراض و مقاصد کیلئے تعاون کیا کہ حقوق انسانی کی وہاں پامالی ہو رہی ہے ان کے حقوق کو تحفظ دیا جائے، مسلمانوں نے وہاں تعاون اسلئے کیا تھا کہ وہاں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا تھا تاکہ اس ظلم کی روک تھام ہو جائے اور امریکہ نے جن اغراض و مقاصد پر وہاں تعاون کیا اسکے اغراض و مقاصد سب پر واضح ہیں۔

میں اس بارے میں دو باتیں بتلاتا ہوں ایک تو وہ ہے کہ ویت نام میں امریکہ کو جو عبرت ناک شکست ہوئی اس کا بدلہ لینے کیلئے اس نے افغانستان کی سرزمین کا انتخاب کیا اور دوسری یہ کہ روس کی جو طاقت ابھری تھی اور وہ دنیا پر چھانے کیلئے بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی تھی اس کو روکنے کیلئے اس نے افغانستان کے ساتھ تعاون کیا تھا۔ اس وقت جب یہ لوگ افغانستان میں آئے بظاہر یہ لوگ ہمارے بڑے ہمدرد بنے بیٹھے تھے لیکن ان کی منزل مقصود کا ہمیں پتہ نہیں تھا۔ اس وقت جب یہ بظاہر ہمارے ساتھ ہمدردی کر رہے تھے اور ہم بھی یہ سوچ رہے تھے کہ یہ روس کو شکست دینے کیلئے آئے ہیں لیکن جب روس کو شکست ہو گئی تو انہوں نے اپنا رخ یکدم تبدیل کر دیا وہ پہلے جس جہاد کو رحمت کہا کرتے تھے اور وہ لوگ جو جہاد میں لڑتے تھے۔ ان کو مجاہد اعظم کہا کرتے تھے اب اس ہاد کے رخ کو تبدیل کر کے دہشت گردی کے نام سے دنیا میں متعارف کرانے لگے اور ایک ایسی صورت میں نیا والوں سے اس کا تعارف کروایا کہ جہاد آبادیوں کو اجاڑنے 'لوگوں کو قتل کرنے' دنیا میں فساد کو برپا کرنے کا نام ہے 'اور ان چیزوں کو ایسی صورت میں انہوں نے دوام دیا کہ سولہ تنظیمیں انہوں نے بنائی اور ہر تنظیم کو انہوں نے خوب اسلحہ دیا اور ہر ایک کی پشت پناہی ایسے طریقے سے کی کہ آج وہ تنظیمیں ان ہی کی بولی بول رہے ہیں۔

کچھ سال نہیں گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے روس کو عبرت ناک شکست دی اور کچھ عرصہ بعد ایک ایسی لڑائی اور جھگڑے نے جنم لیا کہ اس نے سارے ملک کو اپنی لپیٹ میں لیا میں اس دردناک حالات سے آپ کو آگاہ کرتا چلوں تو ایسی صورت بن گئی کہ شریف آدمی اپنے گھر والی کے ساتھ ایک میل تک سفر نہیں کر سکتا تھا اپنے حسین بچوں کو گھر سے باہر نہیں لے جا سکتا تھا۔ ظلم و زیادتی کا یہ عالم اس حد تک پہنچ گیا کہ ایک ایک رات

میں دو دو سو بوڑھے جوان اور عورتیں قتل کی گئیں۔ ان حالات کو سدھارنے کیلئے بظاہر اقوام متحدہ اور دیگر اسلامی ممالک نے بھی بہت کوششیں کی لیکن جوں جوں وہ کوشش کررہے تھے ذمہ داری بڑھتی گئی۔ صورت یہ بن گئی کہ جتنی قومیں یہاں آباد تھیں وہ ایک دوسرے سے لڑنے لگیں اور وہ قوموں کے جھگڑے اب بستیوں میں آگئے بستیوں سے گھروں کو منتقل ہوگئے۔ پڑوس پڑوسی کا دشمن اور رشتہ دار رشتہ دار کا دشمن بن گیا یہ اس بنیاد پر کہ اس تنظیموں نے ہمارے گھروں کو بھی تقسیم کردیا' جب اس قسم کے سخت حالات افغانستان میں بن گئے تو ان حالات میں ہماری ذمہ داری تھی کہ ہم لوگوں کو امن فراہم کریں اور لوگوں کو صحیح تحفظ اور چین میسر ہو۔ اور اخوت اور بھائی چارے کی فضا قائم ہوجائے۔

اس کے لئے ہم نے اللہ کے نام پر پیش قدمی کی اور آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ وہ دشمنی اللہ نے ختم کردی وہ عداوت ختم کردی وہ رقابتیں اب آپس میں الفتوں میں بدل گئی ایک امن وامان اور بہترین معاشرہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہاں بھی فرمایا آیا اگر ایسے صورت میں اقوام متحدہ پھر اپنے پرانے چہرے میں ایک نیا لبادہ لے کر ہمیں کہہ رہی ہے کہ تم ایسا کرو کہ وہاں امن وامان قائم ہو جائے میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو کچھ ہم نے کیا کیا یہ امن وامان نہیں ہے اور جو کچھ ہم کررہے ہیں کیا امن وامان کی بقاء کے لئے اس میں کچھ کمی ہے کہ آپ کی بات مان کر وہاں صلح کے لئے کوئی کام کرے۔

ان ساری طاغوتی طاقتوں کا ایک ہی مقصد ہے وہ یہ ہے کہ کس طرح افغانستان سے اسلام کو ختم کیا جائے اس لئے کہ افغانستان میں جب اسلام کی بقاء ہو تو یہ پھیل جائے گا اور جب یہ پھیلنا شروع ہو جائے گا تو اسلام کے پھیلنے میں امریکہ اپنے سپر طاقت کے خاتمہ کو دیکھتا ہے اسی لئے کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اسلام میں امن ہے' اخوت ہے۔ اسلام ایک ایسا نظام ہے جس میں تمام لوگ امن سے رہ سکتے ہیں اگر افغانستان میں اسلام کو بقاء مل گئی تو پوری دنیا میں اسلام عام ہو جائے گا اس خطرے کو بھانپتے ہوئے اس کے لئے عربوں وغیرہ کو بھی استعمال کررہے ہیں۔ اس کے تدارک کیلئے ہمیں نئی نوجوان نسل کی ضرورت ہے' ان کے جذبات اور تائید کی ضرورت ہے۔ اگر یہ کفر یہ طاقتیں اسلام کے لئے سد راہ بننے کی کوشش کریں تو آپ بھی اپنے سینوں کو اس کی حفاظت کے لئے پیش کریں اور اگر آپ کی زبان کی ضرورت ہو تو اپنی زبان سے اس کی حفاظت کریں اور کہیں اگر قلم کی ضرورت ہو تو قلم سے ان کی سازشوں اور پروپیگنڈوں کو ناکام بنائیں۔ وما علینا الا البلاغ